اسلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عالم دین نے تقریر کے دوران کہا کہ قرآن مجید میں ایک سورت ہے اس میں منتر والی ایک آیت ہے:فبای الاء ربکما تکذبان:ایک شخص اپنے اُمام صاحب سے کہا حضرت جمعہ کے خطبے میں چاروں اماموں کے نام حسنین کریمین کے نام آتے ہیں میرا نام بھی انا چاہیئے اس کے لئے میں آپ کو انعام دونگا سات من دھان چودہ سوٹا کہ،امام صاحب راضی ہو گئے۔نماز میں سورہ رحمٰن کی تلاوتِ شروع کی۔جب امام :فبای الا ربکما تکذبان:تک پہنچنے سائیل کا نام لطیف تھا امام نے کہا:اللطیف الطیفان فبای الا ربکما تکذبان:پیچھے سے آواز آئی :الغلطی الغلطیان:امام نے کہا سات سوٹا کہ چودہ من دھان آدھا تمارآدھا ھمار :فبای الا ربکما تکذبان: قرآن حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ عالم صاحب پڑ کیا حکم لگتا ہے اور سامعین پڑ کیا حکم لگتا ہے۔

المستفتی

فیضان سرور رضوی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب:

جاننا چاہیئے کہ منتر سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کا معنی جادو ٹونا وغیرہ ہوتا ہے چنانچہ فیروز اللغات میں ہے۔

:منتر[ہ۔ا۔مذکر](۱)جادو ٹونا(۲)وید کا کوئی حصہ:(فیروز اللغات اردو۔ص ۶۵۴)

اور فرہنگ آصفیہ میں ہے۔

:منتر[س۔اسم مذکر](۱)سحر،جادو،ٹونا،افسوں(۲)وید کے ایک حصہ کا نام جس میں دیوتاؤں کی تعرف وتوصیف کا بیان ہے:(فرہنگ آصفیہ۔ج ۴،ص ۴۱۶)

اسی طرح نور العغات میں ہے۔

:منتر[سنسکرت،مذکر]سفلی عمل،ٹونا،جادو،افسوں:(ج۔۴،ص ۶۴۳)

اور جادو کا معنی منتر وغیرہ ہوتا ہے،فیراللغات میں ہے۔

:جادو[ف۔ا۔مذکر]منتر،افسوں،سحر،ٹونا:(فیروز اللغات اردو۔ص ۲۴۱)

لغات کشوری میں ہے۔

:جادو۔ف۔منتر،سحر اور اس کے معنی جادوگر کے بھی آتے ہیں:(اللغات کشوری۔ص ۱۸۳)

اردو وفارسی لغات اعتبار سے جادو،منتر اور سحر وافسوں سب ہم معنی الفاظ ہیں اور عربی میں ان الفاظ کے لئے لفظ سحر وارد ہوا ہے جس کا معنی دھوکا،فریب،حیلہ وفساد وغیرہ بتایا گیا ہے جیسا کہ مصباح اللغات میں ہے۔

:السحر۔وہ چیز جس کا ماخذ لطیف ودقیق ہو۔باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کرنا۔جادو۔دھوکا۔حیلہ۔فساد۔ہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو:(ص ۲۵۰)

یہ تو جادو ومنتر کا لغوی معنی ہوا اور اب اس کا شرعی معنی ملاحظہ ہو۔علامہ عبد العزیز پرہاری نبراس میں لکھتے ہیں۔

:السحر لنفس شریرۃ تستعمل اعمالا مخصوصۃ باعانۃ الشیاطین:**یعنی نفس شریر کا وہ مخصوص عمل جس کو وہ شیاطین کی مدد واعانت سے انجام دیتا ہے(النبراس۔ص ۲۷۲)**

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

: سحر مرکب است از تاثیرات ارواح خبیثہ از جن وشیاطین وخباثت نفوس بشری: یعنی جادو وہ چیز ہے جو خبیث جنات، شیاطین اور انسانی ارواح خبیثہ کی تاثیر سے مرکب ہو: (شرح سفر السعادت، ص ۴۷۱)

لہٰذا جادو ومنتر کے لغوی وشرعی معنی سے جب یہ واضح ہو گیا کہ وہ شیاطین وارواح خبیثہ کا کلام اوران کی امداد واعانت کا نتیجہ ہے تو کلام اللہ کو یا اس کے کسی حصہ کو منتر یا جادو کہنا اس کی حقانیت کو جھٹلانے اور اس کو عیب دار بنانے کے مترادف ہے جس کام کو زمانۂ نزول قرآن میں کافر انجام دیا کرتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ۔

: وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اُتارتے کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں مگر کھلا جادو (الانعام۔۶)

: اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ: یا لوگوں کو اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بے شک یہ تو کھلا جادوگر ہے (یونس۔۲)

: وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو کہا جب ان کے پاس آیا، یہ تو نہیں مگر کھلا جادو (سبا۔۴۳)

: وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ: اور جب اُن پر پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو کہتے ہیں یہ کھلا جادو ہے (الاحقاف۔۷)

جبکہ ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ قرآن پاک کی ہر ہر آیت کو کلام الٰہی تسلیم کرے اور یہی حق ہے چنانچہ جب منکروں نے قرآن پاک کو شاعر، کاہن اور شیطان کا قول قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے رد وابطال میں فرمایا۔

: فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ، وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ، اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ، وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ، وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ، قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ: تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں تم نہیں دیکھتے بے شک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں، اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو، اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو، اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے (الحاقہ۔۳۸ تا ۴۳)

اور سورۂ تکویر میں فرمایا۔

: وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ: اور قرآن، مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں (التکویر۔۲۵)

لہٰذا سورۂ رحمٰن کی آیت پاک: فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ: کے بارے میں یہ کہنا کہ اس میں منتر ہے، قرآن مجید کو بدترین عیب لگانا ہے اور کلام الٰہی کی سخت توہین ہے ایسے شخص پر علی الاعلان توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی۔ اسی طرح استفتاء میں مذکور عالم صاحب نے دوران تقریر جو لطیفہ بیان کیا ہے اس سے بھی قرآن مجید کی تضحیک وتوہین لازم آتی ہے کہ قرآن مجید کتاب ہدایت ہے نہ کہ لطیفہ گوئی کا مجموعہ کما قال عز وجل۔

: اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ، وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ: بے شک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے اور کوئی ہنسی کی بات نہیں (الطارق۔۱۳ / ۱۴)

لہٰذا قرآن کریم کو ہنسی مذاق کے دائرے میں لانا سخت ممنوع وحرام ہے کما قال عزوجل۔

: وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا : اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو (البقرہ۔۲۳۱)

اور جو آیات قرآنیہ کو مقام ہنسی مذاق کا ذریعہ بنائے وہ دائرائے اسلام سے باہر ہو جاتا ہے، سورۂ توبہ میں ہے۔

: قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ. لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ : تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر (توبہ۔۶۵/۶۶)

اور اس بات پر اہل علم کا اجماع ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ استہزاء و مذاق کفر ہے چنانچہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

: واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشئی منه، او سبھا او جحدہ او حرفا منه او آیة او کذب به او بشئی منه مما صرح به فیه من حکم، او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبته علی علم منه بذالك أو فی شئی من ذالك فھو کافر عند اھل العلم باجماع: (الشفا۔ص ۸۷۳، فصل فی حکم من استخف بالقرآن)

شرح فقہ اکبر میں حضرت ملا علی قاری حنفی فتاویٰ ظہیریہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

: من قرأ آیة من القرآن علی وجه الھزل کفر: (شرح فقہ اکبر ص ۲۷۹)

فتاویٰ بزازیہ میں ہے۔

: ادخال القرآن فی المزاح، والدعابة کفر لانه استخفاف به: (ج۔۲، ص ۱۸۹)

اسی طرح سرکار سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی بارگاہ میں یہ سوال پیش ہوا۔

,,زید نے ایک شخص کو حقہ بھر کر دیا، شخص مذکور نے حقہ لے کر ایک شعر پڑھا، زید نے لاعلمی کی وجہ سے یہ کہا سمع اللہ لمن ہمیں کیا، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

تو آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔

: پہلا لفظ ناپاک جس نے بکا اسے نئے سرے سے کلمہ پڑھنا چاہئے اور اپنی عورت سے تجدید نکاح کرے :لا نه استھزاء بکلمة الحمد الالھی عز جلاله: (فتاویٰ رضویہ۔ج ۲۱ ص ۱۵۱)

الغرض ان نصوص شرعیہ کی روشنی میں یہ حکم ظاہر و باہر ہے کہ کلام الٰہی کا مذاق اڑانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں بلکہ یہ باتفاق فقہائے اسلام کفر ہے لہٰذا صورت مستفسرہ میں عالم صاحب کا مقصد اگر بطور حکایت اس لطیفہ کو بیان کر کے اس کا حکم شرعی بیان کرنا تھا اور اس نے حکم شرع بتایا بھی تھا تو کچھ حرج نہیں لیکن اگر اس کا مقصد سامعین کو ہنسانا اور محظوظ کرنا تھا (جیسا کہ استفتاء کے انداز سے معلوم ہوتا ہے) تو ایسی صورت میں اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی، یونہی آیت قرآنی کو منتر والی آیت کہنے کی وجہ سے بھی اس پر توبہ و تجدید ایمان ضروری ہے نیز سامعین بھی توبہ کریں اور آئندہ ایسے مقرروں کی تقریر سننے سے بچیں۔

هذا ما ظهر لی والعلم بالحق عند الله تعالیٰ

کتبه الراجی عفو ربه الکافی

احقر الوریٰ محمد احمد رضا القادری المصباحی غفرلہ ولابویہ

خادم التدریس والافتاء جامعہ اہلسنت جوہر العلوم گنجریا، تھانہ اسلامپور، اتر دیناجپور بنگال

۲؍رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ مطابق ۴؍اپریل ۲۰۲۲ء